سوال: ۱ ڈپٹی نذیر احمد کے متعلق اپنی واقفیت کا اظہار کریں

جواب: - ڈپٹی نذیر احمد کو اردو کا پہلا ناول نگار تسلیم کیا جاتا ہے اس لئے ان کے بارے میں ناول کے تحت تفصیل کے ساتھ لکھا گیا ہے - ان کی پیدائش ۱۸۳۶ء میں اور وفات ۱۹۱۲ء میں ہوئی - انہوں نے ناول کے علاوہ بھی بہت کچھ لکھا - انہوں نے کلام پاک کا بامحاورہ ترجمہ کیا - اس کے علاوہ اخلاق و مذہب سے متعلق جو کتابیں لکھیں ان میں سے چند کے نام ہیں الحقوق والفرائض، امہات الامہ، موعظہ حسنہ - قواعد سے متعلق بھی کئی کتابیں تصنیف کیں - انگریزی زبان انہوں نے باقاعدہ طور پر نہیں پڑھی تھی البتہ اپنی محنت سے کچھ استعداد بہم پہنچالی تھی - ڈکشنری کی مدد سے انہوں نے "انڈین پینل کوڈ" کا "تعزیرات ہند" کے نام سے ترجمہ کیا - اس ترجمے میں اور لوگ بھی شریک تھے - ان کا دوسرا اہم ترجمہ "قانون شہادت" ہے

مولوی نذیر احمد ایک بلند پایہ مقرر بھی تھے - بھاری تن و توش کے انسان تھے - آواز گرجدار تھی - اس لئے بڑے سے بڑے مجمعے پر چھا جاتے تھے - قرآن و حدیث کے حوالوں سے وہ اپنی تقریر کو لائق احترام بنا دیتے تھے - عالم تھے اس لئے تقریر بہت جاندار ہوتی تھی - ان کا طریقہ تھا کہ پہلے سے لکھ لیتے تھے - بلکہ چھپوا کر جلسے میں لاتے تھے - لیکن بغیر دیکھے تقریر کرتے تھے - اور تحریر و تقریر میں کوئی فرق نہ کرتا تھا - ان کے خطبات شائع ہو چکے ہیں -

Scanned with CamScanner

وہ عربی کے عالم تھے اس لئے تحریر و تقریر دونوں میں عربی کی عبارتیں بہت
عربی تھیں۔ ان کی زبان ثقیل اور عربی آمیز ہوتی ہے لیکن ان کی تحریروں
اور تقریروں میں بلا کا زور اور جوش پایا جاتا ہے۔

x

سوال: ۲ نصوح کے سینے میں نذیر احمد کا دل ہے اور اس کے منہ میں
نذیر احمد کی زبان۔ اس قول پر روشنی ڈالتے ہوئے نصوح کے
کردار کا جائزہ لیجیے؟

یا

نصوح کے کردار کا جائزہ پیش کیجیے؟

جواب:- ناول "توبۃ النصوح" کے کرداروں میں نصوح کا کردار
اپنی بعض خامیوں کے باوجود مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔
کردار بھی جاندار اور متحرک ہے۔ گرچہ کلیم یا نعیمہ کی طرح
حقیقت بداماں نہیں۔ نصوح کے کردار میں کچھ تبدیلیاں
لائی گئی ہیں، مگر ان تبدیلیوں کے لئے کوئی معقول جواز
فراہم کرنے میں نذیر احمد ناکام ہیں۔ بیماری کی
حالت میں نیند آ جانا اور نیند کے عالم میں ایک خواب
دیکھ کر اس قدر متاثر ہونا کہ برسوں کی بگڑی
ہوئی عادتوں کو فوراً درست کر لینا، یہی نہیں بلکہ
اپنی بیوی اور دیگر اہل خاندان کی اصلاح کے لئے

Scanned with CamScanner

کمزور پڑ جانا اور بے شمار دشواریوں کا سامنا کرنا، ایک ایسا واقعہ ہے جس پر مشکل ہی سے یقین آ سکتا ہے۔ احکام شریعت سے نصوح کی بیزاری کا جو حال ابتدا میں نظر آتا ہے۔ اسکی روشنی میں اس کے کردار کی اچانک تبدیلی کچھ عجیب سی معلوم ہوتی ہے۔ بہر حال یہ کہانی جس عہد اور ماحول میں لکھی گئی ہے۔ اس کے پیش نظر تائید غیبی کے تحت کسی تبدیلی کو یکسر نظر انداز بھی نہیں کیا جا سکتا۔ نصوح کا کردار ایک حد تک اسم با مسمّٰی بھی ہے کیونکہ وہ پورے قصّے کے دوران ایک ناصح کی شکل میں ہی سامنے آیا ہے۔ مجموعی طور پر یہ کردار نیکی و بدی کے مختلف مرحلوں سے گذرا ہے۔ اگرچہ اس نے سفر حیات کا بیشتر راستہ فن کار کی انگلیاں پکڑ کر ہی طے کیا ہے، مگر کہیں کہیں حالات کا اثر بھی اس نے قبول کیا ہے۔ اور یہی اس کردار کی زندگی کی شخصیت ہے۔

یہاں پر اس بات کی طرف بھی اشارہ کر دینا بھی ضروری ہے کہ گرچہ "توبۃ النصوح" کے ان کرداروں میں زندگی اور حقیقت کے آثار موجود ہیں، مگر اس بنیاد پر نذیر احمد کی کردار نگاری کے بارے میں کوئی بڑی رائے قائم کرنے کی ضرورت نہیں۔

نصوح پکا مذہبی آدمی تھا، اسی لیے ڈاکٹر سلام
سندیلوی نے لکھا ہے۔

"اس کے سینے میں نذیر احمد کا دل ہے
اور اس کے منہ میں نذیر احمد کی زبان ہے"

ان ہی بنیادوں پر ڈاکٹر احسن فاروقی نے
نصوح کو نصیحت کا پتلا لکھا ہے۔